اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان......تاریخ کے آئینے میں

﴿......ا......﴾

محمد سیف اللہ نوید
معاون ناظم مرکزی دفتر وفاق

تمہید:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے جہاں اپنے ہم مسلک مدارس و جامعات کو اتحاد و اتفاق اور یگانگت کے ساتھ ایک نظم کے تحت یکجا کیا ہے، وہاں دوسرے مکاتب فکر کے مدارس کو بعض مشترکہ مقاصد کی بناء پر ساتھ رکھنے کی پالیسی بھی بنائی ہے۔ چونکہ تمام مسالک کے وفاقوں اور تنظیموں میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو کیت وکیفیت کے اعتبار سے ایک امتیازی مقام حاصل رہا ہے، اس لئے تمام وفاقوں کے اتحاد کی قیادت کا سہرا بھی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اکابرین کے سر رہا ہے۔

ارتقائی مراحل:

1973ء میں حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی صدارت کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ اس عرصہ میں دینی مدارس کے وفاقوں اور تنظیموں کا ایک اتحاد بنام ''اتحاد المدارس'' قائم ہوا۔ اتحاد المدارس کے صدر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور ناظم اعلیٰ حضرت علامہ سید محمود احمد رضویؒ مقرر ہوئے۔

(بحوالہ کارروائی اجلاس مجلس شوریٰ وفاق المدارس منعقدہ 10 نومبر 1976ء مطابق 18 ذیقعدہ 1396ھ بمقام جامعہ عثمانیہ راولپنڈی۔)

یہ وہ دور تھا جب عائلی قوانین کے تناظر میں حکومت اور مدارس دینیہ آمنے سامنے تھے اور انتقامی کارروائی کے طور پر مدارس کو سرکاری تحویل میں لینے کا سلسلہ عروج پر تھا۔ بعض مقامات پر مختلف مکاتب فکر کے مساجد و مدارس پر حکومتی قبضہ کے پیش نظر حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ وفاق کی دعوت پر تحفظ و آزادیٔ مدارس کے سلسلے میں اتحاد المدارس سے منسلک نمائندگان کو مدعو کیا گیا۔ یہ کنونشن 10 نومبر 1976ء کو دار العلوم عثمانیہ حنفیہ راولپنڈی میں زیر صدارت حضرت مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ، نائب صدر وفاق منعقد ہوا۔ جس میں ''اتحاد المدارس'' کے

سو کے لگ بھگ نمائندگان نے شرکت فرمائی۔

کنونشن سے اتحاد المدارس کے نمائندگان نے خطاب فرمایا۔ تحفظ وآزادی مساجد ومدارس کے سلسلہ میں عوامی رابطہ مہم چلانے کا اور آل پاکستان آزادی مساجد ومدارس کنونشن کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں درج ذیل ارکان پر مشتمل سات رکنی کمیٹی تشکیل پائی۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ، حضرت مولانا عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ کوئٹہ، حضرت مولانا عبدالغفور رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف رحمۃ اللہ علیہ لائل پور، حضرت مولانا معین الدین لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اوکاڑہ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ لاہور۔

اس کے بعد اسی سلسلہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا ایک نمائندہ اجلاس جامعہ خیر المدارس ملتان کے دارالحدیث میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدارس کا یہ اتحاد وقتی حالات کے تناظر میں تھا۔ کیونکہ اس اتحاد نے اس وقت تو تحفظ مدارس کے سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کیا، لیکن بعد میں طویل عرصہ تک اتحاد کی سرگرمیاں مفقود رہیں۔

نومبر 1981ء میں مدینہ یونیورسٹی کے نائب مدیر شیخ عبداللہ الزائد پاکستان کے مدارس کے دورے کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے پنجاب، سرحد (خیبر پختونخوا)، کشمیر اور آخر میں کراچی کے مدارس کا دورہ کیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت مولانا عبدالرحیم اشرف رحمۃ اللہ علیہ ان کے ہمراہ تھے۔ دورہ مکمل کرنے کے بعد وفاق المدارس کی طرف سے 11 صفر المظفر 1402ھ مطابق 9 دسمبر 1981ء کو معزز مہمانوں کے لئے کراچی میں ایک شاندار استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر شیخ عبداللہ الزائد نے فرمایا کہ مدارس کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ''مسلک دیوبند کا جو وفاق قائم ہے، اہلحدیث اور بریلوی مسلک کے مدارس کو بھی اس میں شامل کیا جائے''۔ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے اپنے آئندہ اجلاس میں اس تجویز پر غور وخوض کیا اور اس کا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ دیگر مسالک کے مدارس کو وفاق میں شمولیت کے لئے باقاعدہ خطوط بھجوائے گئے۔ اس پر شیخ عبداللہ الزائد نے وفاق المدارس کو شکریے کا خط ارسال کیا۔ تاہم ان مدارس کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔

اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کا قیام وتحفظ مدارس دینیہ کے لئے خدمات:

اس کے بعد 1995ء میں مدارس کی تنظیموں کا اتحاد رفتہ رفتہ دوبارہ فعال ہوا۔ 29 صفر المظفر 1416ھ مطابق 28 جولائی 1995ء کو حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت وفاقہائے مدارس عربیہ پاکستان کا اجلاس بمقام جامعہ اشرفیہ لاہور منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں وفاق کی طرف سے حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہم، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم اور حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب مدظلہم نے شرکت فرمائی۔ جبکہ تنظیم المدارس کی طرف سے حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی مدظلہم، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، رابطۃ المدارس کی طرف سے حضرت مولانا عبدالمالک صاحب مدظلہم، مولانا حافظ محمد عارف صاحب زیدمجدہم اور جناب محمد انور صاحب زیدمجدہم شریک ہوئے۔

طویل عرصے کے بعد باضابطہ طور پر وفاقوں کا یہ پہلا مشترکہ اجلاس تھا۔ اس میں تنظیموں کے باہمی ربط کو مضبوط بنانے پر اتفاق کیا گیا اور طے ہوا کہ ہر وفاق اور تنظیم دو دو نمائندے نامزد کرے اور جب بھی ضرورت محسوس کی جائے ان کا اجلاس طلب کیا جائے۔ چنانچہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم، تنظیم المدارس کی طرف سے حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب اور حضرت مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، رابطۃ المدارس کی طرف سے حضرت مولانا عبدالمالک صاحب اور حافظ محمد انور صاحب اور وفاق المدارس السّلفیہ سے مولانا سید حبیب الرحمٰن بخاری صاحب اور مولانا عبدالرحمٰن سلفی صاحب نامزد ہوئے۔ اس اجلاس میں گزشتہ اجلاس منعقدہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے فیصلوں کی توثیق کی گئی اور مزید درج ذیل فیصلے کیے گئے:

(1) حکومت کا مرتب کردہ نصاب "درس نظامی گروپ" مسترد کرتے ہیں اور کسی صورت میں بھی اس نصاب کو قبول نہیں کریں گے۔

(2) حکومت کے ساتھ کسی مشترکہ بورڈ کے قیام اور اس میں شمولیت نہیں کریں گے۔

(3) حکومت سے مدارس کے لئے کسی قسم کی مالی امداد کے لئے بات نہیں کریں گے، البتہ حکومت نے دینی مدارس کی امداد جو بند کی ہے، اس کی مذمت کرتے ہیں۔

(4) معادلہ اسناد کے لئے مشترکہ طور پر کوشش کریں گے اور حکومتی اجلاسوں میں مشترکہ موقف

پیش کریں گے۔

(5) طے پایا کہ ان تنظیموں کے ساتھ رابطہ رکھنے، حسب ضرورت اجلاس طلب کرنے اور اجلاس کی کارروائی کا ریکارڈ رکھنے کے لئے ایک رابطہ سیکرٹری کا تقرر کیا جائے۔

چنانچہ متفقہ طور پر حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو رابطہ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

اس دور میں بھی مدارس کے خلاف کارروائیاں عروج پر تھیں۔ جامعہ اسلامیہ کلفٹن کو سربمہر کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے وفاق ہائے مدارس عربیہ کے نمائندگان کا آئندہ اجلاس مورخہ 25 رجب المرجب 1416ھ مطابق 18 دسمبر 1995ء کو جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی میں اجلاس طلب کرنے کے لئے درج ذیل دعوت نامہ جاری فرمایا۔

''گزارش ہے کہ موجودہ حکومت مدارس عربیہ اور مراکز دینیہ کے بارے میں جو مکروہ عزائم رکھتی ہے، اس کا کچھ اندازہ اخبارات میں وزیر اعظم سمیت مختلف وزراء کے تیز و تند بیانات سے کیا جا سکتا ہے، جو انہوں نے امریکہ کی ''بنیاد پرستی'' کے خلاف چلائی جانے والی مہم میں مدارس دینیہ کے خلاف دیے ہیں۔

اس حکومت سے امریکہ کی خوشنودی میں مدارس عربیہ کو خدانخواستہ بند کرنے کا انتہائی قدم بھی کچھ بعید نہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جامعہ اسلامیہ کراچی کو سربمہر کر دینے کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ مدارس دینیہ کا تحفظ و بقاء ہم سب کا مشترکہ دینی وملی فریضہ ہے۔ اس سلسلہ میں 18 دسمبر 1995ء بروز پیر بوقت 11 بجے صبح مدارس دینیہ کی تمام تنظیموں کا سربراہی / نمائندہ اجلاس جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی میں منعقد ہو رہا ہے، شرکت کی استدعا ہے''۔

چنانچہ یہ اجلاس مقررہ تاریخ کو زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم منعقد ہوا۔ جس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ (ناظم اعلیٰ وفاق)، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم (نائب صدر وفاق)، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان مدظلہم، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن مدظلہم نے شرکت فرمائی۔ تنظیم المدارس کی طرف سے حضرت مولانا غلام محمد سیالوی صاحب زید مجدہم، مولانا پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب زید مجدہم، حضرت مولانا غلام نبی فخری صاحب زید مجدہم، حضرت مولانا غلام دستگیر افغانی صاحب زید مجدہم جبکہ وفاق المدارس السلفیہ کی طرف سے مولانا

محمد سلفی صاحب زید مجدہم، مولانا محمد ادریس سلفی صاحب زید مجدہم اور رابطۃ المدارس کی طرف سے حضرت مولانا عبدالمالک صاحب زید مجدہم، مولانا عبدالرؤف صاحب زید مجدہم، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب زید مجدہم اور مولانا ضمیر اختر منصوری صاحب زید مجدہم نے شرکت فرمائی۔ اس اجلاس میں گزشتہ اجلاس کے فیصلوں کی توثیق کی گئی۔ جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے خلاف حکومتی اقدامات کی شدید مذمت کی گئی اور طے ہوا کہ حکومتی عہدیداران کی ذہن سازی کے لئے ان سے مسلسل رابطے کئے جائیں اور بڑے بڑے اجتماعات منعقد کر کے قوت کا مظاہرہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مرکزی سطح و صوبہ سندھ کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔

اسی اجلاس میں وفاق ہائے مدارس عربیہ کے اتحاد کا نام ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' تجویز ہوا، جو کہ بعد میں ''اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان'' کے نام سے موسوم ہوا اور از سر نو تحفظ مدارس دینیہ کے لئے فعال کردار ادا کرنا شروع کیا۔ چنانچہ اس اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں 14 شعبان المعظم 1416ھ مطابق 6 جنوری 1996ء کو کراچی میں تحفظ مدارس کنونشن منعقد ہوا۔

6 مارچ 1996ء کو وفاقی وزارت تعلیم کے ساتھ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان اور تسلیم شدہ انفرادی مدارس کے نمائندگان کی میٹنگ ہوئی، جس میں درج ذیل اہم نکات پر اتفاق ہوا۔ دینی مدارس کی تنظیمات/وفاقوں اور تسلیم شدہ اداروں کی تحتانی اسناد کا معادلہ اصولی طور پر تسلیم کیا گیا۔ مدارس دینیہ کے بورڈوں کی موجودہ ہئیت اور خود مختار حیثیت کو تسلیم کیا گیا۔ یہ بھی طے ہوا کہ مدارس کے بورڈ اپنے اپنے نصاب میں چار لازمی مضامین اردو، انگریزی، مطالعہ پاکستان اور جنرل سائنس کو شامل کریں گے۔

لیکن 13 مارچ 1996ء کو وفاقی وزیر تعلیم سید خورشید احمد شاہ کا یہ بیان شائع ہوا کہ حکومت نے دینی مدارس کو سیکنڈری بورڈز کے ساتھ منسلک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر اتحاد تنظیمات مدارس کے نمائندوں حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب مدظلہم کے دستخطوں سے وزیر تعلیم کو ایک مکتوب ارسال کیا گیا، جس میں وزیر تعلیم کے خلاف واقعہ بیان پر اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کی طرف سے بھرپور احتجاج ریکارڈ کروایا گیا اور مذکورہ بالا اجلاس میں ہونے والے فیصلوں کی یاددہانی کرواتے ہوئے اس بارے میں وضاحت جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

13 ستمبر 2000ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، حسب ذیل ایجنڈے کے تحت منعقد ہوا:

مدارس کے دفاع اور تحفظ کے لئے مشترکہ لائحہ عمل، غیر ملکی طلبہ کے داخلہ وتعلیم کا مسئلہ، مطالبات کی منظوری کے لئے موثر لائحہ عمل اور ملاقات و مذاکرات کی رپورٹ۔

اجلاس میں اس بات سے اتفاق کیا گیا ہے ''حکومتی کارروائیوں سے مترشح ہوتا ہے کہ اہل مدارس کو کسی طریقہ سے ان کے اصل مقاصد واہداف سے دور کیا جائے۔ اس کے لئے حکومتی سطح پر مختلف پروگرامات پیش کیے جاتے ہیں، ہمیں اس کا موثر ردعمل دینا چاہئے''۔ چنانچہ درج ذیل فیصلے کئے گئے۔

(1)...... حکومتی پالیسیوں کو یکسر مسترد کیا جائے۔

(2)...... حکومت سے کسی بھی قسم کی مراعات نہ لی جائے۔

(3)...... **اس سلسلہ میں حکومت کی کسی تحریر کا کوئی جواب نہ دیا جائے، البتہ جو بھی جواب ہوگا مشترکہ ہوگا۔**

(4)...... عصری تعلیمی اداروں کے نصاب میں دینیات سے جو مواد خارج کیا گیا، اس کو فی الفور دوبارہ داخل کیا جائے۔

(5)...... حکومت سے اگر مذاکرات ہوں گے تو مشترکہ ہوں گے۔

(6)...... ضلع اور ڈویژن سطح پر اپنے اپنے حلقوں میں اجلاسات بلاکر ہدایات دی جائیں۔

(7)...... آئندہ اجلاس تسلسل سے ہوا کرے گا اور ہنگامی اجلاس بھی بلائے جائیں گے۔

10 شوال المکرم 1422ھ مطابق 26 جنوری 2001ء کو وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کے ساتھ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں مدارس کے مسائل پر غور وخوض کیا گیا۔

5 جولائی 2001ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوا۔ جس میں حکومت کے مجوزہ مدارس آرڈی ننس پر غور وخوض ہوا۔ چونکہ اس آرڈی ننس کا واضح مقصد مدارس کی آزادی کو سلب کرنا تھا، چنانچہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے فورم سے اسے متفقہ طور پر مسترد کر دیا گیا۔ 22 اگست 2001ء کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ واتحاد تنظیمات مدارس کے رابطہ سیکرٹری حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ:

> کسی غیر اسلامی حکومت کو ''دینی مدارس'' کا نظام سنبھالنے کا کوئی اختیار نہیں۔ خلفاء راشدین کی مثال دینے والوں کو ضرور یہ سوچنا چاہئے کہ کیا ''حکومت پاکستان'' اسلامی نظام اور اسلامی اصولوں

پر کاربند ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل حکومت نے جن تعلیمی اداروں کو اپنی تحویل میں لیا، وہ تعلیمی طور پر تباہ ہو گئے اور حکومت ان کے نظام کو قابو میں نہ رکھ سکی۔ یہی وجہ ہے کہ قومی تحویل میں لئے گئے کئے ادارے دوبارہ پرائیویٹ کئے گئے ہیں۔ ''دینی مدارس'' اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ دینی مدارس میں پڑھائے جانے والے اختلافی مسائل ''اختلاف امتی رحمۃ'' (میری امت کا اختلاف رحمت ہے) کا مصداق ہیں۔ دہشت گردی اور فرقہ واریت حکومتی اداروں کی ناقص پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ جس کا دینی مدارس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ''ماڈل دینی مدارس'' کا تجربہ ضرور کرے، مگر اسے دینی مدارس کے نظام میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مدارس دینیہ کی آزادی وخودمختاری کا ہر صورت میں تحفظ کیا جائے گا۔ ''دینی مدارس بورڈ آرڈی ننس'' اور اسلامی نظریاتی کونسل کے بیان پر غور وخوض اور مشترکہ لائحہ عمل کے لئے تمام کاتب فکر کی تنظیموں کا اجلاس 27 اگست 2001ء کو طلب کر لیا گیا ہے''۔

چنانچہ 27 اگست 2001ء کو اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کا اجلاس جامعہ اشرفیہ لاہور میں زیر صدارت حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان نے مدارس آرڈی ننس اور ماڈل دینی مدارس کے منصوبے کو مسترد کرنے کا اعادہ کرتے ہوئے دینی مدارس کے تحفظ و عظمت کے لئے اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

''دینی مدارس رجسٹریشن اینڈ ریگولیشن 2002ء'' کے موضوع پر اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان اور نمائندگان حکومت کا ایک اہم اجلاس مورخہ 6 جولائی 2002ء کو منعقد ہوا تھا۔ جس کے تسلسل میں منعقدہ ایک میٹنگ میں چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف صاحب نے مدارس دینیہ کی حریت فکر و عمل میں مداخلت نہ کرنے، پاکستان مدرسہ بورڈ کو دینی مدارس پر مسلط نہ کرنے اور مدارس کی رجسٹریشن کے بارے میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کی ساتھ باقاعدہ مشاورت کرنے کی حتمی طور پر یقین دہانی کرائی تھی۔ لیکن بدقسمتی سے حکومتی نمائندوں نے حسب روایت وعدہ خلافی کرتے ہوئے مجوزہ آرڈی ننس کا مسودہ جاری کر دیا جس میں ان متفقہ امور کا لحاظ نہ رکھا گیا۔ (جاری ہے)

☆☆☆